مختصر حالات

استاذِ مکرم

حضرت مولانا عبد الرؤف صاحب لاجپوری مدظلہ العالی

﴿خلیفہ مسیح الامت حضرت مولانا محمد مسیح اللہ خان صاحب جلال آبادی ؒ﴾

﴿سابق امام وخطیب جامع مسجد، باٹلی، انگلینڈ﴾

﴿مرتب﴾

خلیل احمد قاضی

خادم مدینہ اکیڈمی، ڈیوزبری، انگلینڈ

www.madinaacademy.org.uk

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اکنافِ عالم میں ابھی تک ایسے برگزیدہ بندگانِ خدا موجود ہیں جن کی پوری زندگی دینی، اصلاحی اور تبلیغی خدمات میں گزری ہے، ان بابرکت ہستیوں میں ایک نمایاں فرد استاذِ مکرم حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب لاجپوری مدظلہ کی ذات گرامی بھی ہے جو پچاس سال سے زائد عرصہ سے انگلستان کی سرزمین پر بخلوص دل علمی اور روحانی خدمات میں مشغول وکوشاں ہیں اور مخلوقِ خدا ان کے علم وحکمت سے فیض یاب ہورہی ہے، بالخصوص علما وخواص بہ کثرت آپ کی طرف رجوع فرمارہے ہیں۔

ولادت:

حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب مدظلہ کی ولادت باسعادت ۲۴ / صفر ۱۳۷۰ھ مطابق ۵ / دسمبر ۱۹۵۰ء کو صوبہ گجرات میں واقع ضلع سورت کے اُس مردم خیز قصبہ میں ہوئی جو ’’لاجپور‘‘ کے نام سے جانا پہچانا جاتا ہے، آپ کا خاندان صرف قصبہ لاجپور ہی میں نہیں ؛ بلکہ اطراف میں بھی ایک علمی خاندان کے نام سے سراہا جاتا ہے۔

آپ کے والد بزرگوار حضرت مولانا عبدالقدوس صاحب نوراللہ مرقدہٗ اہل قصبہ کے عمر رسیدہ ہی نہیں ؛ بلکہ ایک عالم دین اور حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب مجددی نوراللہ مرقدہٗ کے خلفائے اجل میں سے تھے، آپ کے دادا جان حضرت مولانا محمد یوسف صاحب نوراللہ مرقدہٗ بھی ایک قابل مصنف، جید عالم دین اور اپنے ہی نانا جان حضرت مولانا شاہ صوفی سلیمان صاحب ؒ کے فیض یافتہ تھے۔

ابتدائی دینی وعصری تعلیم:

جب آپ سن شعور کو پہنچے تو لاجپور ہی کے مدرسہ اسلامیہ میں دینی تعلیم کے لیے آپ کو داخل کیا گیا۔ اردو تعلیم کے ساتھ سرکاری گجراتی اسکول میں بھی آپ جانے لگے۔

متوسط تعلیم:

جب اردو تعلیم سے فراغت پائی تو مزید تعلیم کے لیے ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۹۶۵ء میں والد بزرگوار

نے آپ کو دارالعلوم فلاح دارین ترکیسر ضلع سورت میں داخل کردیا، وہاں دو سال رہ کر آپ نے فارسی اور عربی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ فلاح دارین میں آپ کے مشہور اساتذہ حضرت مولانا عبد اللہ صاحب کاپودرویؒ، حضرت مولانا عبد الحی صاحب بسم اللہؒ، حضرت مفتی محی الدین صاحب بڑودویؒ اور حضرت قاری رمضان صاحب میواتیؒ ہیں۔

اس کے بعد آپ نے جامعہ حسینیہ راندیر، ضلع سورت میں داخلہ لیا، وہاں ایک سال رہ کر آپ نے عربی کے دوسرے درجہ کی کتابیں پڑھی، جامعہ حسینیہ میں آپ کے مشہور اساتذہ میں حضرت مولانا ہاشم صاحب بخاریؒ، حضرت مفتی اسماعیل واڈی والا صاحبؒ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا اسلام الحق صاحبؒ قابل ذکر ہیں۔

اعلیٰ تعلیم اور فراغت:

جامعہ حسینیہ میں ایک سال پڑھنے کے بعد آپ نے ہندوستان کی مشہور اور قدیم دینی درسگاہ جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل، ضلع نوساری میں داخلہ لیا اور اخیر تک وہیں رہ کر ۱۳۹۳ھ مطابق ۱۹۷۳ء میں درس نظامی کی تکمیل کی۔

دورۂ حدیث شریف میں آپ نے بخاری شریف، ترمذی شریف اور شمائل ترمذی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ایوب صاحب اعظمیؒ سے پڑھیں، مسلم شریف حضرت مولانا ابراہیم صاحب پالن پوریؒ سے جب کہ نسائی شریف و ابن ماجہ شریف حضرت مولانا حکیم محمد حمد اللہ صاحب لکھنویؒ سے پڑھیں، ابو داود شریف حضرت مولانا سید ابرار احمد صاحب دھلیویؒ سے پڑھی، طحاوی شریف و موطا امام مالک حضرت مفتی اسماعیل صاحب کچھولوی دامت برکاتہم سے جب کہ موطا امام محمد حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب پٹنی مدظلہ سے پڑھی۔ ان کے علاوہ حضرت قاری حفیظ الرحمن صاحب اعظمیؒ اور مفتی گجرات حضرت مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم سے بھی آپ کو شرف تلمذ حاصل ہے۔

دارالعلوم دیوبند میں قیام:

جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل سے فراغت کے بعد دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے اور

وہاں ایک سال رہ کر وقت کے اساطین علم وفضل سے استفادہ کیا۔

قیام دارالعلوم کے دوران بخاری شریف جلد اول کے ابتدائی ابواب اور جلد ثانی کے چند صفحات حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیّب صاحبؒ سے، جب کہ بخاری شریف اول کے بقیہ ابواب حضرت مولانا شریف الحسن صاحب دیوبندیؒ سے پڑھے، بخاری شریف جلد ثانی فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ سے پڑھی، مسلم شریف جلد اول حضرت مولانا فخر الحسن صاحب مراد آبادیؒ سے، جلد ثانی حضرت مولانا عبد الاحد صاحب دیوبندیؒ سے، ترمذی شریف مکمل حضرت مولانا شریف الحسن صاحب دیوبندیؒ سے، ابوداود شریف اول حضرت مولانا حسین احمد صاحب ملّا بہاریؒ سے، جلد ثانی حضرت مولانا معراج الحق صاحب دیوبندیؒ سے، نسائی شریف حضرت مولانا محمد نعیم صاحبؒ سے، ابن ماجہ شریف حضرت مولانا محمد سالم صاحب قاسمیؒ سے، موطأ امام مالک حضرت مفتی نظام الدین صاحب اعظمیؒ سے، موطأ امام محمد حضرت مولانا انظر شاہ صاحب کشمیریؒ سے، شمائل ترمذی حضرت مولانا معراج الحق صاحب دیوبندیؒ سے اور طحاوی شریف حضرت مولانا نصیر احمد خان صاحبؒ سے پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

دارالعلوم دیوبند سے آپ نے ۱۳۹۴ھ مطابق ۱۹۷۴ء میں فراغت حاصل کی۔

اجازاتِ حدیث:

آپ کو اپنے اساتذہ کے علاوہ متعدد کبارِ علما کی طرف سے بھی اجازت حدیث حاصل ہے جن میں چند نمایاں شخصیات یہ ہیں:

* شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی مہاجر مدنیؒ
* حضرت مولانا افتخار الحسن صاحب کاندھلویؒ
* حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحبؒ
* محدثِ عصر حضرت مولانا محمد یونس صاحب جون پوریؒ
* حضرت مولانا احمد علی صاحب لاجپوریؒ
* مفتیٔ گجرات حضرت مفتی سید عبد الرحیم صاحب لاجپوریؒ

* شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد تقی صاحب عثمانی دامت برکاتہم
* حضرت مولانا عبید اللہ بن مفتی حسن صاحب امرتسری ؒ
* شیخ اسعد الصاغرجی الدمشقی ؒ
* شیخ عمر النشوقاتی الدمشقی حفظہ اللہ

بیعت و اصلاحی تعلق:

آپ سب سے پہلے حضرت شیخ مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی مہاجر مدنی ؒ سے وابستہ ہوئے اور ان سے بذریعہ خط وکتابت اصلاحی تعلق قائم رکھا۔آپ ابھی راہ سلوک کی کچھ ہی منزلیں طے کر پائے تھے کہ آپ کے پیر ومرشد اللہ تعالی کو پیارے ہوگئے، ان کی وفات کے بعد آپ نے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی ؒ کے خلیفۂ اجل مسیح الامت حضرت مولانا محمد مسیح اللہ خان صاحب جلال آبادی ؒ کی طرف رجوع کیا اور سلوک کی بقیہ منازل طے کرتے ہوئے بہت ہی تھوڑے وقت میں اجازت وخلافت سے مشرف ہوئے۔

تدریسی وتربیتی خدمات:

۱۳۹۵ھ مطابق ۱۹۷۵ء میں آپ ہندوستان سے برطانیہ تشریف لے آئے، اولاً براڈ فورڈ (Bradford) شہر کی مسجد قباء میں نائب امام اور استاذ کی حیثیت سے آپ کا تقرر کیا گیا۔اس کے چند ماہ بعد آپ براڈ فورڈ سے تقریباً دس میل کے فاصلے پر واقع علاقہ باٹلی (Batley) منتقل ہوگئے۔ باٹلی کی جمعہ مسجد میں آپ بحیثیت امام وخطیب اور مدرس مقرر ہوئے، اس مسجد کے ساتھ آپ بخلوص دل چالیس سال سے زائد عرصے تک منسلک رہے، اس عرصہ میں امامت وخطابت کی ذمہ داری کے ساتھ قوم کی رشد وہدایت اور ملت کے ہونہار نوجوانوں کی تعلیم وتربیت کا فریضہ بحسن وخوبی انجام دیا۔

اس لمبے عرصے میں پانچ سو سے زائد طلبا وشاگردوں نے متعدد کتابیں پڑھ کر آپ سے شرف تلمذ حاصل کیا، ان میں بہت سے طلبہ وہ ہیں جو بعد میں مدارسِ عربیہ میں مزید تعلیم حاصل کرکے عالم وفاضل

ہوئے اور اپنی جگہوں پر دینی وملی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

آپ نے جامع مسجد باٹلی کے زیر اہتمام قائم مدرسہ تعلیم الدین میں ہفتہ وارانہ امام ترمذیؒ کی کتاب ''الشمائل المحمدیہ''-جو شمائل ترمذی کے نام سے معروف ہے-کے درس کا مبارک سلسلہ شروع فرمایا اور اس کے اختتام کے بعد اِن دنوں امام بخاریؒ کی کتاب ''الادب لمفرد'' کا درس دیتے ہیں۔ان دروس کا اپنا ایک نمایاں مقام اور انوکھا انداز ہے جس میں طلبا وعلما کے علاوہ قرب وجوار سے عوام الناس بھی بکثرت پابندی سے شرکت کر کے آپ کے علوم وفیوض سے فیض یاب ہوتے ہیں۔

اِس مقام پر مفتیٔ گجرات شیخ الحدیث حضرت مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم کے ایک پیغام کو نقل کر دینا مناسب سمجھتا ہوں جو آپ نے اپنے شاگردِ رشید حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب مدظلہ کو ''الادب المفرد'' کے درس کے افتتاح کے موقع پر ارسال فرمایا تھا:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

''آپ نے ''الادب لمفرد'' کے درس کا جو سلسلہ شروع کیا ہے اللہ تعالیٰ اس کو مبارک فرمائے اور درس حدیث کے برکات وثمرات، فوائد وانوار سے آپ کو اور سننے والوں کو بھی اور متعلقین کو بھی اللہ تعالیٰ مالا مال فرماوے، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی بارگاہ میں قبولیت سے نوازے، دل سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اس کو آپ کے لیے رفع درجات کا بھی سبب بنائے، میرے لیے بھی دعا کا اہتمام کریں''۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ''

۱۱/ربیع الثانی ۱۴۴۱ھ

۸/دسمبر ۲۰۱۹ء

تلقین وارشاد:

۱۴۳۱ھ مطابق ۲۰۱۰ء میں آپ امامت وخطابت کی ذمہ داری سے کلی طور پر سبک دوش ہو کر ہمہ تن قوم وملت کی تلقین اور ارشاد کے کاموں کی طرف متوجہ ہو گئے، آپ کے اصلاحی بیانات اور مجالس کا سلسلہ شروع ہوا جس میں آپ کے متعلقین اور سالکین راہ طریقت شریک ہو کر اپنے دلوں میں اللہ اور

رسول ﷺ کی محبت پیدا کر کے طریقت کے منازل طے کرتے ہیں، اِن مجالس میں شرکت کرنے والوں میں علما وفضلا کی بڑی تعداد ہوتی ہے ۔اس کے علاوہ رمضان المبارک میں یومیہ معمولات کے ساتھ ساتھ آپ کے اصلاحی مواعظ کو نشر کیا جاتا ہے اور ہزاروں کی تعداد میں اہل اسلام ان سے مستفید ہوتے ہیں ۔

تصنیفی وتالیفی خدمات:

حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب مدظلہ کے مواعظ کی ایک ضخیم جلد بہ نام ”فیضانِ عبدالرؤف“ طبع ہو کر منظر عام پر آچکی ہے، بعض مواعظ کا انگریزی میں ترجمہ ہو کر مختلف رسائل میں شائع ہوئے ہیں، اس کے علاوہ آپ کی مندرجہ ذیل تصانیف ہیں:

* عبادت واخلاق کی اہم باتیں
* روشنی کے منارے
* فضائل سلام اور اس کی حکمتیں
* آسان حج وعمرہ
* عمل مختصر اور ثواب زیادہ
* صلوۃ وسلام مع فضائل مکہ ومدینہ
* والدین اور اولاد کا رشتہ اور اس کے باہمی حقوق
* الادعیۃ النافعۃ

فضل الباری فی درس البخاری جدید طباعت مع تخریجات وحواشی نافعہ:

ایک عرصہ قبل مسیح الامت حضرت مولانا محمد مسیح اللہ خان صاحب جلال آبادیؒ کے دروس بخاری شریف کو آپ کے شاگرد رشید حضرت مفتی نصیر احمد صاحبؒ نے ”فضل الباری فی درس البخاری“ کے نام سے شائع کیا تھا؛لیکن کچھ ہی سالوں میں یہ کتاب نایاب ہوگئی، حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب دامت برکاتہم نے اپنے شیخ کے ان گراں قدر دروس پر مشتمل اِس کتاب کے ایک قدیم نسخے کو حاصل کیا اور اسے تخریجات اور حواشی نافعہ کے اضافہ کے ساتھ چار جلدوں میں معیاری طباعت کے ساتھ شائع کرنے کا اہتمام فرمایا اور

اسے ایک بار پھر علم کے قدر دانوں تک پہنچانے میں اہم کردار ادا فرمایا۔

اخیر میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالی استاذِ مکرم حضرت مولانا عبد الرؤف صاحب مدظلہ کی عمر میں برکت نصیب فرمائے، آپ کی جمیع مساعی کو قبول فرمائے اور آپ کے فیوض و برکات سے امت کو مستفیض فرماتا رہے۔ آمین

أُحِبُّ الصالِحينَ وَلَستُ مِنهُم لَعَلّي أَن أَنالَ بِهِم شَفاعه

وصلى الله على رسوله الكريم

وعلى آله وأصحابه أجمعين